یا ایها الذین امنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما

الحمد لله که درین زمان رساله در فضایل درود شریف مسمی به

خیابان فردوس

که سید کفایت علی متخلص بکافی از رساله ترغیب اهل السعادت تصنیف شیخ عبد الحق محدث دهلوی ترجمه کرده ا

در مطبع احمدی واقع دهلی بسعی شیخ ظفر علی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد حق ثنای خدای جہان ہی
زبان و دہان مین وہ طاقت کہان ہی

لکہون وصف کیا اپنی منعم خدا کا
کیا اوسنی انعام و احسان کیا کیا

عدم سی کیا اوسنی موجود ہمکو
دیا خلعت زندگانی عدم کو

عطا کرکی علم و خرد فہم و بینش
بشر کو کیا زیور آفرینش

کہانتک کری کوئی نعمت شمارے
کہانتک کری کوئی اوصاف بارے

کری کوئی تشریح و تفصیل کیا کیا
کہ عاجز ہی یہان عقل تشریح پیرا

بہلا کسکو مقدور حمد خدا ہے
تحیر تحیر تحیر کیے جاے

نعتہ صلی اللہ علیہ وسلم

جو طالب ہی کانی خدا کی رضا کا
تو اب وصف لکہنی حبیب خدا کا

جناب محمد حبیب خدا ہین
تمامی رسولونکی وہ پیشوا ہین
جو کچھہ باغ امکان مین پیش نظر ہے
حبیب خدا کی سبب جلوہ گر ہے
وہ صلِ علی نور ہی مصطفی کا
کیا سب سی پہلی جسنی آشکارا
نہ افلاک و انجم نہ شمش و قمر تہی
کہ وہ تخت لولاک پر جلوہ گر تہی
نہ تہا جلوہ بزم ایجاد و پیدا
کہ تہا نور پاک نبی جلوہ فرما
ورا الورا وصف خیر الورا ہی
خدا تو نہین پر حبیب خدا ہی
مجہی بخش دی ایخداوند عالم
بحق جناب نبیے مکرّم

صلوا علیہ وآلہ

نبی مکرّم نبی امین ہین
شفیع الورا خاتم المرسلین ہین
وہ ایسی نبی ہین کہ جنکی سبب سے
زمین و زمان و مکان و مکین ہین
وہ ہین بحر ذخار احسان و رحمت
وہ سب خلق سی بہترین و گزین ہین
اس عالم مین غمخوار ہم عاصیونکی
بروز جزا شافع مذنبین ہین
سلام و صلوٰۃ و درود و تحیت
اونہین کی لئی ہدیہ و آئین ہین

مدارج مراتب جو اونکو ملے ہین   کسی دوسرےکو نہین ہین نہین ہین
ملا ہمکو کیا خوب کافی وسیلہ   ہماری نبی رحمت العالمین ہین

حال شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

لکہون حال کچہہ عبدحق دہلوی کا   محدث محقق محب نبی کا
کہ تہا عشق اوسکو حبیب خدا سے   اور اونکی سب آل خیر الورا سے
وہ کامل تہا حب ولائے نبی مین   وہ تہا غرق بحر وفائے نبی مین
عجب محو حب حبیب خدا تہا   فنا فی الرسول اوسکو کہنا بجا تہا
جو ہی مقتضای کمال محبت   کہ ہی جسکی اسناد مین یہہ روایت

مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ

کہ جس چیز سی کوئی الفت رکہیگا   بہت ذکر اوسکا وہ کرتا رہیگا
رہین محبت وہ خیر الورا کا   عرب سی کتابین حدیثونکی لایا
لکہی ترجمہ کیا ہی بی مثل و ثانی   بتشریح و تفصیل و صافی بیانی
کیا اونکو مشہور ہندوستان مین   فقط ہند مین کیا تمامی جہان مین

بکثرت تصانیف ہی اوس ولی کی   محب نبی عبد حق دہلوی کی
ازانجملہ تصنیف کیا ہی رسالہ   لکہا ہی کتابونسی کرکی خلاصہ
مسمی بترغیب اہل سعادت   بہ تکثیر ورود درود و تحیت ٭
درودونکی ہی جو کہ ثابت فضیلت   سعیدونکو اوسکی دلاتا ہی رغبت
کہ سنکر فضایل درود نبی کی   طلبگار ہوون الفت احمدی کی
رسالہ وہ کافی کی ہاتہہ اگیا ہی   درودونکی اوصاف دکہلا رہا ہی
ہوا اسکی دیکہی سی یہ فیض حاصل   کہ اسباب پر اگئی رغبت دل
کہ مین لکہہ رہا ہون بابیات اردو   درود اور صلوات کی فائدون کو
یہہ منظوم گو ہو خرد مختصر ہے   ولیکن یہہ جز سوی کل راہبر ہے
کہ جو دیکہہ لیوین یہان سی مطالب   بترغیب اہل سعادت مین راغب
غرض یہہ کہ اب ناظم مدعا ہون   مجیب الدعا سی یہ کرتا دعا ہون
کہ اس نظم جو سی کوئی بہرہ ور ہو   درود مبارک کا شایق مگر ہو
کری بہر کافی دعا مغفرت کی   خدا سی کری التجا مغفرت کی

مناجات

مناجات کرتا ہون مین ایعزیزو
زرا لفظ آمین تم نے بہی کہو تو

الہی الہی الہی الہی
کرم کر طفیل رسالت پناہی

ہمین محو حب رسول خدا کر
ہمین دین و ایمان کامل عطا کر

وہ ایمان کامل کہ حب نبی ہی
میری دلکو اوسکی لئی بیکلی ہی

مجہی حب احمدؐ کا شایان عطا کر
الہی مجہی دین و ایمان عطا کر

رہون نعرہ زن الفت مصطفی مین
شب و روز حب حبیب خدا مین

میرا عزم جب سوے دار بقا ہو
میری لب پہ نام حبیب خدا ہو

مین اپنی نبی کی محبت مین اٹہون
شفیع قیامت کی الفت مین اٹہون

فواید فضایل درود نبی کے
حبیب خدا ہاشمی ابطحی کے

سنو اے محبان درگاہ حضرت
پڑہو اونکی اوپر درود و تحیت

سلام و صلواۃ نبی کی فضیلت
ہوئی ہی کتابون مین وارد بکثرت

وہ اسطرح کی کثرت بی حد ہے
کہ امکان طاقت سے باہر وہ حد ہے

مگر قدر طاقت جو علمائی دین نے
احادیث کی واقفان متین نے

اونہر

روایت صحیح مستند معتبر سی   کہ مروی ہی علمای اہل خبر سی
باسناد کامل جو ثابت کیا ہی   جدا منتخب کر کی اوسکو لکھا ہی
کیا ہی بانواع توصیف ظاہر   سنو مومنو ہو کی تم دل سی حاضر

اغاز فواید و فضایل درود شریف

ف۱ لکھا ہی کوئی تو درود اسطرحکا   کہ ہی اصل صلوات کا وہ نتیجہ
ف۲ ہوا ہی درود اسطرح کوئی مروے   کہ تقریب ہی وہان شمار و عدد کے
ف۳ ف۴ کسیکو ہی کیفیت خاص حاصل   بوقت معین ہوا کوئی داخل
ف۵ کوئی لازم حال مین پر اثر ہے   کہ تاثیر اوس کے کسی حال پر ہے
ف۶ غرض ایک یہہ کیا بڑا فایدہ ہی   کہ حکم الہی کا لانا بجا ہے
کیا حکم اللہ نے مومنون کو   کہ تم سب سلام و صلوٰۃ اوسپہ بہیجو
فرشتی بہی مامور اس امر کے ہین   کہ حضرت نبی پر وہ صلوات بہیجین
روایت مین یہہ اور مذکور آیا   درود ایک جو کوئی بندہ پڑہیگا
ف۷ جناب الٰہی سی دس بار اوسپہ   نزول درود ہوگا یا ستر

مدارج بھی دس اوسکے بڑھینگے / اور اوسکی لئی نیکیاں دس لکھینگے
مٹا دینگے دس جرم عصیان کا نقشا / درود ایک کا اتنا درجہ ملیگا ✤
کیا یہ بھی ارشاد خیر الورا نے / حبیب خدا خاتم انبیا نے
کہ جو میری اوپر درود ایک بھیجی / تو ستر درود اوسکو پہنچین خدا سے
ہوا اور بعضی حدیثون مین وارد / پڑھی جو درود آپ پر بار واحد
تو اوسکا ثواب اسقدر ہی مقرر / گئی اوسنی دس بردہ آزاد لیکر
لکھا اور یہ بھی ثواب اوسکی بدلی / کہ وہ بیس نوبت لڑا کافرون سے
روایت مین یہ بھی اور وارد ہوا ہے / درودونکا پڑھنا قبول دعا ہے
وجوب شفاعت بھی اوسکی لئی ہی / گواہی بھی حضرتکی اوسکی لئی ہے
بروز قیامت یہ درجہ ملیگا / قریب حبیب خدا وہ رہیگا
رسول خدا باب جنت پہ جسدم / کھڑی ہونگی آکر وہ مخدوم عالم
تو وہ شخص بھی آپکی سات ہوگا / حمایت مین اونکی اوس وقت ہوگا
درود آپ پر جو کہ پڑھتا رہا ہی / تو اوسدن قریب آپکی اوسکی جا ہی

نہ پوچھی کوئی دوسرا اوس گھڑی
یہ پوچھیگا نزدیک حضرت جہان پر
قیامت کا دن کیا قیامت کا دن ہے
مصیبت فضیحت ندامت کا دن ہے
تو اوسدن بھی حضرت وکیل اوسکے ہونگے
شفیع قیامت کفیل اوسکے ہونگے ف۱۹
اوسی بخشوائینگے حضرت ہمارے
کرینگے اوسی بحر غم سی کنارے
جو ترک فرائض کسی سی ہوا ہے
مگر وہ درود آپ پر پڑھ رہا ہے ف۲۰
فوات فرائض کا بدلا وہی ہی
عوض اسی جرم و خطا کا وہی ہی ف۲۱
جہان حشر مین ہی مکان صادقونکا
وہان پڑہنی والا درودونکا ہوگا ف۲۲
یہی اور رحمت نصیب مصلی
شفا اوسکو بیماریونسی ملیگی ف۲۳
نہ ہوگی جگہہ اوسکی دلمین خطر کو
نہ دیکھیگا وہ روی رنج و ضرر کو ف۲۴
صفائی سی دل اوسکا پرنور ہوگا
سبھی خیر و برکت سی معمور ہوگا ف۲۵
سبھی اوسکے کامون مین آجائے برکت
وہ اولاد و اموال مین پائے برکت ف۲۶
نہ آوی کبھی اوسپہ فقر و فلاکت
رہی ہر بلا سی وہ بندہ سلامت
سبھونکو دم واپسین کا خطر ہی
اوس ہنگام سی کانپتا ہر بشر ہی

مگر اس صفت کا جو ہی کوئی بندا
کہ درود درود اوسکا ٹھہرا وظیفہ

جو اوسکی لئی مرگ کا وقت آوی
خلاصی وہ سکرات سی جلد پاوے

نہ دیکھی وہ تلخی دم واپسین کی
نہ سختی اوٹھایگا وہ یوم دین کے

کیا یہہ بھی ارشاد خیر الوریٰ نے
حبیب خدا سرور انبیا نے

کہ جو کوئی انسان ہیر نام سنکر
نہ لایا وہ صلّ علی کو زبان پر

ہوا اوسکو رتبہ بخیلی کا حاصل
ہوا وہ بخیلوںمین فی الحال شامل

یہان اور بھی خوف پیش نظر ہے
کہ اوسکی لئی بد دعا کا خطر ہے

ہوا اور مسطور یہہ وصف کامل
کہ ہون جس جگہہ پر مجالس محافل

پڑہین لوگ وہان کچھہ درود و تحیت
تو آتی ہی اہل محافل پہ رحمت

بیان کچھی وصف درود اور کیا کیا
درود آپ پر جو کہ پڑہتا رہیگا

قیامت مین اوسکو ثبات قدم ہے
مصیبت سے وانکی بری لاجرم ہی

عبور صراط اوسکو مشکل نہیں ہے
کہ نور درود اوسجگہہ ہمقرین ہے

اگرچہ فضایل مین مرقوم اکثر
مگر ایک یہہ وصف سب سی ہی بہتر

کہ جو کوئی کہتا ہی صل الہی
بروح جناب رسالت پناہی
تو اوس لفظ کی ساتہہ نام اوس بشر کا
حضور مبارک مین ہے عرض ہوتا
حضور جناب نبی معظم
کہ ہی مرجع کدخدایان مکرم
وہان نام جس شخص کا پوہنچتا ہی
تو اوس شخص کا واہ کیا مرتبہ ہے
اب یہ دو سنو ای محبو عزیزو
درود مبارک کی رتبہ کو سوچو
کہ ایک ایک کا نام جسکی سبب سے
حضور مبارک مین معروض ہووے
تو زنہار تم یہہ وظیفہ نچہوڑو
کبہی اس عریضہ سی منہہ کو نموڑو
درود و سلام عرض کرتی رہو تم
مناسب تو یہہ ہی کہ ہر دم کہو تم
الہی فصل وسلم کثیرا
علی من اتانا بشیرا نذیرا
خواص درود اور سے یہ بہی آیا
کہ اس ورد کا جو کرنا عمل ہی
تو چہرہ مبارک رسول خدا کا
رہی دل مین اوسکے بہت جلوہ فرما
ملی گی اوسی خوابمین بہی زیارت
مشرف وہ ہوگا بدیدار حضرت
بروز جزا شافع روز محشر
رکہین ہات پر اوسکے دست مطہر

ف ۲۷ محبت فرشتی بہی ویسی کرینگی | درود و تحیت کی ترغیب دینگی
ف ۲۸ طلائی قلم خامۂ نقرئی سی | لکہینگی درود مبارک فرشتی
ف ۲۹ کرینگی خدا سی دعا عافیت کی | اور اوسکی لئی التجا مغفرت کی
ف ۳۰ ہوئی اور وارد عجایب روایت | کہ جو کوئی غایب بدرگاہ حضرت
سلام و درود آپ پر بہیجتا ہی | تو عنوان تبلیغ اسطرح کا ہی
کہ وہ جو فرشتی اسی کام پر ہین | غریبان آفت کی پیغامبر ہین
بدرگاہ اقدس بدربار اطہر | سلام اسطرح عرض کرتی ہین جاکر
کہ یعنی وہ کافی ولد رحم علی کا | یہ ہدیہ ہی معروض و ابلاغ کرنا

صلوا علیہ و آلہ

سلام علیک ای حبیب الٰہی | سلام علیک ای رسالت پناہی
سلام علیک ای ہمہ برج رحمت | سلام علیک ای دُرِ درجِ رحمت
سلام علیک ای سزاوار تحسین | مناقب تمہاری ہین طٰہٰ و یاسین
سلام علیک ای شہ دین و دنیا | اگر تم نہوتی کوئی بہی نہوتا

سلام

سلام علیک ای خدا کی پیاری
قیامت مین ہم عاصیونکی سہارے
سلام علیک ای خبردار امت
یہان اور وہان آپ غمخوار امت
درود آپ پر اور سلام خدا ہو
قیامت تلک بیحد و انتہا ہو
سنا واہ کیسا یہ جان بخش مژدہ
کہ مژدہ نہین کوئی اسّی زیادہ
کہ جو امتی سرور انبیا کا
درود اور تسلیم ہی عرض کرتا
تو اوس محفل خاص فخر رضیا مین
حضور جناب رسول خدا مین
بیان ہوتا ہے، اوسکی نام و نشان کا
کیا جاتا ہی ذکر صلوات خوان کا
سنو اور بہی اے محبو بشارت
کہ تہی جاودان آپکی خاص عادت
کہ جو کوئی کرتا سلام اونکو آکی
جواب سلام اوسکو فی الفور دیتے
یہان بہی جواب سلام مصلی
یقین ہی کہ آوی بنام مصلی
عجب ہے دوستو یہہ تفاخر کی جا ہے
کہ جسکی لئی پاسخ مصطفیٰ ہے
اگر عمر بہر ہم سلام اونپہ بہیجین
اور اوسکا جواب ایک بہی ہم سنین
جواب ایک وہ کیا ہی وا ہمین فخر ہے
سبہی دین و دنیا مین فخر کا ہمین

بر آوین مطالب مقاصد تمامی
طفیل عنایات خیر الانامی

سعادت کوئی اس سے بہتر نہیں ہے
کرامت کوئی اسکی ہمسر نہیں ہے

یہ اخلاق اعظم تھی خیر الورا کے
کہ کرتی سلام آپ لوگونسی آگے

کوئی پیش دستی نکرتا نبی سے
مقدم تھی تسلیم مین وہ سبھی سے

جواب سلام غریبان است
بھلا کسطرح اب نہوگا عنایت

وہان سی جواب ایک بھی ای کفایت
تمامی مہمات کو ہی کفایت

بیان کرتی یون اتقان خبر مین
کہ وہ جو ملک کاتب خیر و شر ہین

گناہان مرد مصلی کو بیشک
نہین لکھتی مین وہ ملک تین دن تک

درود ایک عجب نسخہ کیمیا ہی
کہ پڑھنی سی جسکی یہ کچھ فائدہ ہی

بجز درود اور بھی ہے یہ برکت
چھوڑاتا ہی یہ درد غیبت کی عادت

درود اور جو شخص پڑھتا رہیگا
وہی حشر مین عرش سایہ مین لیگا

عجب اوسکی قسمت کہ روز قیامت
ملی عرش کا جسکو ظل کرامت

ترازو جو وہان ہو نے ڈالی نصب ہے
وہ جا ہے خطر کے مقام تعب ہے

دہان

وہان بھی گران ہوگا پلہ اوسکا
درود آپ پر جو کہ پڑھتا رہیگا

ہوئی اور مذکور یہ بھی حقیقت
کہ روز قیامت بوقت عدالت

حضور خدا کی زمین آسمان مین
کسی شخص کو لاینگی اوس مکان مین

فرشتون کو ہوویگا یہ حکم صادر
کہ لکھی کیا ہی جو یہ شخص حاضر

ادہر اسکا دیوان اعمال لاؤ
سبھی دفتر حال اسکا دکھاؤ

فرشتے جو ہوونگی اوسوقت ہار
تو دیکھینگی اوسمین اسکے کیا بار

تو اوسدم وہ عاصی گنہگار بندہ
نہایت ہی مغموم و محزون ہوگا

رکھینگی جو میزان مین اعمال اوسکی
تو پلہ جھکیگا بہت وزن بد سے

نکوئی کا پلہ بہت ہوگا ہلکا
کہ وہان وزن ہوگا نہ حسن عمل کا

لرزنے لگیگا وہ بدکار عاصی
جو دیکھیگا اپنی خطا و معاصی

فرشتی وہان اینگی مستعد ہو
کہ داخل کرین جلد اوسکو دوزخ مین

کہ ناگاہ ایک مرد زیبا شمایل
کہ ہو جسکی مونہہ سی خجل ماہ کامل

تجلی کا عالم جبین سی قدم تک
منور مکرم وہ روی مبارک

تجلی کا عالم جبین سی قدم تک
منور مکرم وہ روی مبارک
وہ عارض کی خوبی وہ گیسو کا عالم
وہ عین حیا چشم و ابرو کا عالم
وہ حسن تبسم لبون مین ہویدا
ہر انداز سی لاکھہ اعجاز پیدا
وہ صلّ علی جلوۂ قد و قامت
کہ جان قیامت پہ لاوے قیامت
عیان ہر چال سی صاف رفتار رحمت
وہ ہر ہر قدم نور انوار رحمت
غرض آنکر وہ خرامان خرامان
کھڑی ہونگی یکبار نزدیک میزان
وہ ہلکا جو ہو اوسکی میزان کا پلّہ
رکھین اوسمین کاغذ کا چھوٹا سا پرچہ
وہین نیک کامونکا پلہ گران ہو
رہیگا سامان اوسکے عیان ہو
جو دیکھی وہ اس مرحمت کا تماشا
رہی دنگ حیران حیرت زدہ سا
کہی کون آئی تھی یہہ ذات عالی
کہ مجھکو حیات ابد آج بخشی
فرشتی کہینگی یہہ خیر الورا تھے
رسول خدا خاتم انبیا تھے
یہہ پرچہ ترازو مین جو رکھدیا ہے
کہ جسنی گران سنگ پلہ کیا ہے
یہہ پرچہ وہی کاغذ باصفا تھا
کہ تونی درود ایک اسمین لکھا تھا

لکھا عمر بھر مین فقط ایک نوبت
ملی جسکی بدلی رہائی کی دولت

غرض اوسکو جنت مین داخل کرینگی
سبھی عیش و عشرت کا سامان دینگی

ہوا تھا درود مبارک کا کاتب
ملی اوسکی بدلی یہہ عالی مراتب

لکھا اور یہہ وصف صلوۃ خوان سے
کہ ہر طرح سی اوسکو امن و امان ہے

قیامت کے بہی تشنگی سی نہ ڈر ہے
دہن اوسکا وہان سے وہ سیراب تر ہے

جو پائیگا وہ عشرت و عیش جنت
تو اوسکی لئی ہوگی حورونکی کثرت

بہت اوسکو عزت کا سامان ملیگا
ملیگی اوسی ثروت دین و دنیا

حصول سعادت بہی اوسکے لئی ہی
درود ہدایت بہی اوسکے لئی ہی

ہدایت صلاحیت و رشد وافی
سبھی کچھہ شرف ہے نصیب مصلے

بس نام حق یہہ جو صلّی علیٰ ہی
تو اوسکا بہت ہے بڑا فائدہ ہی

کہ ہی پہلی نام خداوند اکبر
درود اوس سے پہنچی جناب پیمبر

سپاس الٰہی بھی ہی اسی سے ہویدا
اس عنوانسی ہی شکر اوسکا ہویدا

درودونکی الفاظ سی ہی نمایان
کہ ہی رفعت شان حضرت کا خواہان

سوال و طلب ہے جو ہی کبریا سی   وہ راضی ہی ایسی سوال و دعا سی
یہ بی شبہ ایسا سوال و طلب ہے   کہ ہر طرف سی موجب حبّ رب ہے
نبی کو بھی اوس شخص سی دوستی ہے   کہ جو واصف جاہ و شان نبی ہے
اگر کوئی صلوات کو کر کی شامل   ہوا حق تعالی سی حاجت کا سایل
تو وہ بس صلواۃ نبی کی سبب ہے   مقاصد کو پائیگا درگاہ رب سے
ہوا قابل فضل خاص الٰہ ہے   طفیل صلواۃ رسالت پناہ ہے
کیا جو وسیلہ رسول خدا کا   ہوا مستحق وہ قبول دعا کا
یہاں اور ہے ایک برہان اظہر   کہ صدر درود مبارک میں اکثر
مقدم ہی اسم جناب الٰہی   کہ ہی بس وہی لایق بادشاہی
یہہ اللہم کہ ہی اسم ذاتی   ہی مرآت اسماء وصفی صفاتی
ہوا اہل عرفان سے منقول ایسا   کہ جو شخص اللہم ہی کہتا
تو گویا باسمای حسنی تمامی   بیاد خدا اوسنی کی خوش کلامی
ہوا اب تو لازم یہہ سب اہل دیں پر   کہ ہیں وہ فدا سید المرسلین پر

کہ کرتی ہین اس عبادتکی کثرت کہ ہی نام جسکا درود و تحیت
نہوں اس عمل مین وہ زنہار قاصر کہ ہی اسمین واللہ کیا فیض حاضر
شمار و عدد کچہہ وہ مخصوص کرگر درود مبارک ہین ہر روز پہنچے
یہہ ہدیہ کرین وہ بطرز دوامی روانہ بدربار خیر الانامی
شمار ہزار اسجگہہ معتمد ہے کہ اعداد مین معتبر مستند ہے
جو اتنا نہو پانسو بار ہو تو کہ ہی رتبہ اکتفا اس عدد کو
ہوا اور وارد حدیث مین ہے حدیث نبی ہاشمی ابطحی مین
کہ کاموں مین وہ کام خیر العمل ہے کہ موقوف ہوتی ہے وہ بنجلل ہے
اگرچہ عمل وہ بہت مختصر ہو مگر دائما کوئی کرتا ہوا اسکو
یہہ تہوڑا مگر اوسپہ بہی بڑا ہے کہ موقوف اکثر وہ ہوتا رہا ہے
سنو اور یہہ قول اہل ولا کا محبان درگاہ خیر الورا کا
کہ دس سو پڑہو تم درود مبارک اگر کم پڑہو تو پڑہو پانچ سو تک
اگر پانچ سو بہی نہووے میسر تو ہان تین سو ہی پڑہو تم مقرر

اگر تین سو مین بہی ہوتی ہو قاصر ۔۔۔ تو دو سو پر ہو جان و دل اوسکی حاضر
پڑھو صبح کو سو تو پھر شام کو سو ۔۔۔ ہوا اس طریقہ سی ہر روز دو سو
ارادہ جو سونیکا ہنگام شب ہو ۔۔۔ تو ورد درود مبارک بلب ہو
لکہا ہی کسی نی کیا قول لایق ۔۔۔ کہ جو کوئی مومن باخلاص صادق
ہوا جس عبادت پہ مصروف عادت ۔۔۔ تو ہوتی ہی اوسکو وہ عادت عبادت
غرض جبکہ عادی ہوا کوئی انسان ۔۔۔ وہ کام اوسکی اوپر ہوا سہل و آسان
سنو اس جتنی ہی اور جو سہلتر ہی ۔۔۔ شرف مین زیادہ ہی گو مختصر ہی
کہ لفظ ہزار آگیا ہی جہان پر ۔۔۔ تو فضل ہزار اوس جگہہ ہی میسر
بہ تحقیق طالب نے کی جبکہ کثرت ۔۔۔ اور اوس ورد کی اوسکو آئی حلاوت
مذاق دل و جان ہوا اوسکا شیرین ۔۔۔ ہوئی روح کو تقویت اور تسکین
ہوئی اوسکی باطن کو وہ بات حاصل ۔۔۔ کہ ہی جیسی مشہور یہ قول قایل

فذکر الحبیب للمریض طبیب

کہ ذکر حبیب اسطرح کا بجا ہی ۔۔۔ مریض طلب کو طبیب و دوا ہی

تعجب ہے ایمان کی مدعی سی
کہ غافل ہیں وہ درود نبی سی
درود مبارک عجب نور جان ہی
کلید در برکت بیکران ہی
بدرگاہ شاہنشہ دین و دنیا
کسینی کیا آکی معروض انیا
کہ مین وقت اپنی تمامی مقرر
کرون بہر صلوٰۃ خوانی مقرر
کیا اوسکو ارشاد خیر الورا نی
حبیب خدا خاتم انبیا نی
کہ گر اس عمل کا تو عامل ہوا ہے
سبھی حل مشکل کو یہہ کفایی
کہ یعنی درود مبارک کی کثرت
مہمات سی بخشتی ہی فراغت
یہان اور قول جناب علی ہے
کلام علی ابن عم نبی ہی
سنو حاصل قول شیر خدا کا
علی ولی نائب مصطفی کا
کہ جو کیفیت ہی بذکر الہی
نہ اس لطف کی دوسری چیز پائی
جو بالفرض اس ذکر سی مطلب دل
نہوتا ہمین جو کہ ہوتا ہی حاصل
تو اسکی عوض ہم تمامی عبادت
سمجھتی درود مبارک کی کثرت
غرض یہہ کہ اسکا عوض اور بدلا
جو ہوتا درود مبارک ہی ہوتا

جو ہین سالکان طریق ولایت ۔ تو اونکی لیی ہی یہ راہ ہدایت
کہ اسکو فتوح عظیمہ سمجھہ کر ۔ زبان کو کرین معدن قند و شکر
مشایخ نی کی کیا ہی تقریر کامل ۔ کہ ہووی میسر نہ گر پیر کامل
تو اوسوقت ورد درود مبارک ۔ مریدونکو پیر طریقت ہین بیشک
یہ ہی واسطہ اسطرحکا مکمل ۔ کہ ہی طالب حق کو ایک شیخ حاصل
مشایخ سی منقول یہ بہی ہوا ہے ۔ کہ رتبہ عجب قل ہو اللہ کا ہی
کہ اسکی قرأت سی جانا احد کو ۔ ہی پہچانا اللہ واحد صمد کو
ہوا اور یہہ بہی مشایخ سی مروی ۔ کہ تاثیر ورد درود ایسے پائی
عجب اسکی کثرت نی جلوہ دکھایا ۔ ہوئی باریاب حضور معلا
ملی سرور انبیا کی حضوری ۔ تمنا ئی دل ہو گئی سبکی پوری
کہا ہی یہ شیخ علی متقی نی ۔ طبیب مریضان درد دلی نی
کہ صلوات کی جو کہ کثرت کریگا ۔ وہ حضرت نبی کی زیارت کریگا
اوسی خواب مین ہو میسر یہہ دولت ۔ کہ ملتی ہی سوتی مین اکثر یہ دولت

وہ یا بخت بیدار ہو جس کسی کا
وہ بیداری چشم سے دیکھ لیگا
وہ حکم کبیر ایک کتاب سند سے
وہاں ہی بہ تحقیق یہ مسئلہ تھی
لکھا اور یہ عبد حق دہلوی نے
کہ وہ عبد وہاب جو متقی تھی
کیا ایسا ارشاد اوس مقتدا نے
محب جناب حبیب خدا نے
کہ وقت درود و سلام ای عزیز
عجب بحر رحمت میں تم طیرتی ہو
کہا جبکہ اللہم زبان سے
تو دیکھو کہاں تک گئی آن پیاسے
وہ دریائے رحمت جو اللہ کے ہیں
بحار کرم اوس شہنشاہ کی ہیں
وہاں مثل غواص غوطہ لگائے
دُر و گوہر بے بہا ہاتھ آئے
کہا جب کہ حضرت پہ صلی الٰہی
تو آئی بہ بحر رسالت پناہ سے
تمہیں لیگئی موج دریائے رحمت
لگی ہات کیا کیا گہرہائے رحمت
کہا جبکہ صلّ علی آل احمد
تو آئی بہ دریائے افضال احمد
شمول صحابہ کیا جب بہا ان پر
ہوئی بحر لطف و کرم کی تشناور
غرض ایسی ایسی بحار عطا سے
نجاؤ گی مایوس تشنہ پیاسے

کہ یہان ہر طرف رحمت موج زن ہے
وہ ہر موج کوہ معاصی شکن ہے

یہہ رحمت کا قلزم جہان جوش مارے
اساس گنہ بیخ و بن سے اوکہاڑے

ہمین تو یقین بلکہ حق الیقین ہے
کہ جو وصف سید المرسلین ہے

نہ دیکھی گا وہ عسرت دین و دنیا
روا اوسکی ہو حاجت دین و دنیا

مشایخ جو ہین شاذ خاندانکی لیے
مشرف اونہون نے کیا اس بیان سے

کہ پیر طریقت ہو نہ گر میسّر
تو بھیجی درود مبارک کو رہبر

یہہ واسطہ جسکا مرشد پہ صفینا ہے
کہ طالب کے باطن کو دیتا جلا ہے

درود نبی کا یہہ ہی فیض کامل
نظر جسکی آتی ہی عرفان کے منزل

بلا واسطہ سرور انبیا سی
مشرف وہ کرتا ہی نور ہدا سے

فیوض جناب نبی مکرّم
دیکہاتا ہے ورد و درود معظم

محیط کرامات دریاے عرفان
کہ ہین عبد قادر وہ محبوب سبحان

جناب سیادت نسب غوث اعظم
سپہر ولایت کے قطب مکرم

بہار ریاض امام حسن ہین
وہ سرمست صہباے جام حسین ہین

سپہدار میدان تیر الٰہی سے — سزاوار ایوان مشکل کشائی
وہ ہین قطب افراد دور زمانکی — وہ غوث معظم ہین ہر یاد خوانکی
جہان بہرہ ور اونکے دست کرم سی — قوی پشت ہین اولیا اوس قدم سی
طریقہ یہہ ہی آپکی خاندان کا — کہ وہ خاندان فخر ہی سب جہان کا
کہ جسنی کیا ورد صلوات حاصل — عجب اوسکو حاصل ہوا فضل کامل
کہ بواسطہ خاتم مرسلان سی — مشرف ہوا نعمت جاودان سی
سخاوت محبت بڑا نامور ہی — کیا اوسنی اس نقل کو مشتہر ہی
سوا اوسکی بہی اور اہل خبر نے — لکہا راویان خجستہ سیر نے
کہ ایک شخص تہا نام اوسکا محمد — وہ کرتا تہا اسکام مین کوشش و کد
معین درود اوسنی کچھہ کر رکہا تہا — کہ ہنگام خفتن وہ تہا اوسکو پڑہتا
غرض ایکشب اوسنی پائی زیارت — جناب رسول خدا کی زیارت
وہ سوتی مین ناگاہ کیا دیکہتا ہی — کہ گہر میرا یہ نور روشن ہوا ہی
میری گہر مین آپ تشریف لائی — عجب شعشعہ گستر نشان رحمت سی آئی

فروغ جمال مبارک سی اوسدم
ہوا میری گہر مین تجلی کا عالم

یہان مدح خوان کب تشبیے حمو کی جا ہے
مقام سراپای خیر الورا ہے

صلو علیہ و آلہ

سراپا وہ صلّ علی آپکا تہا
کہ ہر عضو حسن تجلی نما تہا

حبیب خدا کا جمال مکرم
سزاوار تحسین و حمد و ثنا تہا

جبین مصفا مین حسین صفا
ہلال اور ماہ تمام ایک جا تہا

بہار لطافت مین بے مثل و ثانی
گل بی خزان عارض مصطفی تہا

مدور جو کہتی ہین چہرہ کا عالم
وہ تدویر سی بھی ورا الورا تہا

وہ صل علی گندمی رنگ اونکا
کہ غازہ رخ عالم نور کا تہا

چمکتا تہا کیا نور حسن صباحت
فروغ ملاحت دمکتا ہوا تہا

غرض بہ پیرایہ اعتدا لے
خوش اندام اندام خیر الورا تہا

وہ چشم مبارک کی روشن سیاہی
کہ ہر چشمہ نور جسکا گدا تہا

وہ دندان ملت غنچے تر و مرجان
وہ حسن تبسم کا عالم نیا تہا

وہ بحر تبسم مین موج تبسم
کہ دریوزہ گر جسکا آب بقا تہا

وہ حسن ادا کس زبان سی ادا ہو
تبسم مین یا ونکی جو حسن ادا تہا

کرون اوس شمایل کا کیا وصف کافی
سراپا سبہی خوبیونسی بہرا تہا

جناب نبی نی مبارک زبان سے
یہ فرمایا اوس صلوات خوان سے

کہ آ میری نزدیک تو لا دہن کو
کہ دون تیرا ای شخص بوسہ دہن کو

سبب اسکا یہہ ہی کہ تو میری اوپر
درود اور صلوٰۃ پڑہتا ہی اکثر

بیان ایسا کرتا ہی اپنا وہ راوی
کہ اوس وقت مجہکو بہت شرم آئی

نہ دیکہا یہہ رتبہ کچہہ اپنی دہن کا
کہ لاؤن قریب دہان مصطفا

مجہی پاس آداب گو روکتا تہا
مگر امر عالی بہی لانا بجا تہا

بجای دہن اپنا رخسار لا کی
کیا سامنی سرور انبیا کی

مشرف ہوا بوسہ شاہ دین سے
جناب نبی رحمت العالمین سے

یکایک اوٹہا مین جو بیدار ہو کر
تو پایا سبہی اپنی گہر کو معطر

میری گہر مین وہ نکہت جانفزا تہی
کہ وہان نکہت مشک بہی کم بہا تہی

نقل

رہی آنکہہ و نرگس یہہ حالت حقیقت | کہ آئی تہی رخسار سی میری نکہت
مہکتا تہا گہر اور رخسار میرا | ہوا واہ کیا بخت بیدار میرا
عجب ور اسو حسنی کی یہہ جا ہی | درود مبارک کا کیا مرتبہ ہی
کیا شیخ احمد نے مذکور ایسا | کہ شبلی ابوبکر کی پاس آیا
ابوبکر جسکا مجاہد لقب تہا | جو شبلی کو آتا ہوا اوسنی دیکہا
اوٹہا سرو قد بہر تعظیم شبلی | بجا لایا عنوان تکریم شبلی
بہت کرکی الفت گلی سی لگایا | نہایت محبت سی ماتہی کو چوما
یہان قول قلبی سی اطہر جسکا | بیان اوس محقق نی ایسا کیا ہی
کہ یعنی ابوبکر سی التجا کی | کہا یا سیدی تمنی یہ بات کیا کی
سمجہتی ہی کہ بغداد میں جو بشر | وہ شبلی کو مجنون کہتا مگر ہی
کہا کرتی ہو تم بہی دیوانہ اوسکو | سبب ایسی توقیر کا کچہہ بتاؤ
ابوبکر بولی کہ شبلی کی عزت | کہ کی آج میں نی بانواع الفت
یہہ اپنی خوشی سی محبت نہین کی | تبعیت یہہ ہی سید المرسلین کی

سنو

سنو اس حقیقت کا مذکور ہی یون
کہ مین اس طرح خواب مین دیکھتا ہون

کہ یہین سرور انبیا جلوہ فرمایا
حضور مبارک مین شبلی بہی آیا

اوٹھی دیکھ کر اوسکو ختم رسالت
ملاقات کی باکمال محبت

میان دو چشم اوسکی بوسہ دیا پہر
کیا عرض مینی کہ کیا ہمین تہا پہر

جواب ایسا مجھکو دیا شاہ دین نے
جناب نبی رحمت العالمین نے

کہ شبلی کی یعنی یہہ ہی عادت ہے
کہ پڑھ کر نماز اور ہو کر فراغت

پڑھا کرتا ہی یہہ بطرز دوامی
لقد جاءکم کی یہہ آیت تمامی

لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم ۰

اس آیت کو پڑھ کر کی وہ انتہا تک
پڑھا کرتا ہی پہر درود مبارک

غرض یہہ کہ اسپر جو یہ مرحمت ہے
یہی واسطہ موجب مکرمت ہے

لکھا ہی اس احوال کو مجددین نے
کیا ہی بیان شیخ اہل یقین نے

کہ تہا میری ہمسایہ مین کوئی رہتا
قضائی الہی سی وہ مرگیا تہا

۷۶

غرض بعد رحلت پس چند مدت نظر آگیا خواب مین ایک نوبت
سوال اوس‌تی مینی کیا دیکھتی ہی کہ کیا کیفیت قبر مین تونی دیکھی
کہا اوسنی احوال کیا پوچھتی ہو اگر پوچھتی ہو تو اب مجھسی سن لو
کہ جسوقت آئی نکیر اور منکر ہوا عرصہ عافیت تنگ مجھہ پر
عجب تنگی حال نی مونہہ دکہایا عجب طرح کا حال در پیش آیا
وہ دہشت وہ وحشت وہ تنگی عالم بجز صورت غم نہ تہا کوئی ہمدم
اوس احوال کو دیکھہ کر مینی جانا نہین دین ایمان سی مجھکو بہرا
کہ ناگاہ مرقد مین ایک شخص آیا مکرم مبارک بروے مصطفا
نکیر اور منکر کہڑی تہی ادہر کو مصیبت کی عالم مین تہا مین ادہر کو
کہ آئی ہی وہ مرد زیبا شمایل ہوا مجھہ مین اور ان فرشتون مین حایل
سکہایا جواب اون فرشتون کا مجھکو کہ دی تو جواب اسطرح مستقل ہو
غرض مین ہوا جبکہ ثابت بحجت ہوئی میری اوس پرسی زایل مصیبت
ہوا واہ کیا مورد لطف باری ہوئی کیا ہی آسان مشکل ہماری

جو منہ

جو مینی یہ احسان و اکرام دیکھا
تو اوس شخص سی جا کی احوال پوچھا
کہ تم کون ہو اور آئی کہان سی
کہ مین جھٹ گیا ہاتھ انکی بلا سی
مجھی آپ نی ایسی صحبت سکھائی
کہ دست ملایک سی پا رہائی
یہ کہنی لگا مجھسی وہ پاک پیکر
کہ صلوات کو تو جو پڑھتا تھا اکثر
تو ورد درود نبی کی سبب سے
ملی ہی یہ صورت مجھی لطف رب سے
میرا یہہ تمامی وجود مصفّا
نتیجہ ہی صلوات خوانی کا گویا
نہین ہی ولادت میری ام و اب سے
بنا ہون درود نبی کے سبب سے
تیری ساتھ ہون ہر جگہہ ہر مکان پر
رہونگا وہین تو رہیگا جہان پر
بوقت مصیبت بہنگام شدت
کرونگا تیری مین رفاقت معیت
کیا کعب احبار نے ذکر اسکا
کہ موسی نبی کو یہ پیغام آیا +
کہ اگر میری مداح و حامد نہو دین
تو باران کے قطری فلک سی نہ برسین
جماؤن نہ مین پر زمین ایک دانہ
معطل کہون اور سب کارخانہ
اگر تجھکو اسبات کی ہی تمنا
کہ مین تجھسی نزدیک ہو جاؤن ایسا

کہ جیسی کلام و زبان متصل ہی
دیا کالبد اور جان متصل ہی

دیا جسطرح چشم و نور بصر ہی
کہ ہر وقت او نہیں قربت یکدگر سی

کیا عرض موسی نی ای رب عزت
عطا مجہکو ایسی کیجی معیت

ہوا حکم کہ یہہ عطا مانگتا ہی
درود محمد سی ملتی عطا ہی

درود او نبی اوپر جو اکثر پڑہیگا
یہہ سب نسبت قرب حاصل کریگا

روایت ہوئی دوسری اور جو ف ۱۸
کہ موسی کو پونہچا یہہ حکم الہی

کہ گر تجہکو منظور و مطلوب یہ ہو
کہ دیکہی نہ محشر کی تو تشنگی کو

تو پڑہی محمد پہ صلوات اکثر
درود و نمین ہو صرف اوقات اکثر

ابی بکر صدیق سی ہی روایت ف ۱۹
کہ کہتا تہا وہ صدر بزم صداقت

کہ پڑہنا درود و تحیت نبی پر
گناہون کو کرتا ہی نابود یکسر

مٹاتا ہی جرم و گنہ اسطرحسی
کہ آتش کو جسطرح پانی بجہاوی

کہون کیا سلام نبی کی فضیلت
کہ ثابت ہوا اوسکی ایسی فضیلت

کہ ابلاغ صلوات حضرت نبی پر ف ۲۰
ہی بردہ کی آزاد کرنی سی بہتر

کہون وصف کیا حب خیر الورا کا
کہ ہین حب احمد مین اوصاف کیا کیا

محبت نبی کی ہی کیا بی بدل شی
جہاد و غزا پر فضیلت اسی ہے

ہوا ہی یہ ثابت بیان انس سے
کہ جب دو مسلمان ہین آپسمین ملتے ح ۸۱

ملاقات کی وقت ہاتہونکو اپنے
ملاتی ہین وہ پنجہ یکدگر سے

درود اور اوسوقت اپنی نبی پر
جو پڑہتی ہین دونون مسلمان برادر

جدا ہونی پاتی نہین یکدگر سی
کہ جرم و گنہ اونکی جاتی ہین بخشے

گناہان اول گناہان آخر
سبہی بخشدیتا ہی خلاق اکبر

روایت یہ منقول ہی بوالحسن سے
جناب علی شاہ خیبر شکن سے ح ۸۶

کہ سلطان دین سرور انبیا نے
کیا ایسا ارشاد خیر الورا نے

کہ جو حج اسلام کرنی کو آوی
ادا کر کی حج پہر وہ غزوہ کو جاوی

تو ہی ایسی غزوہ کا یہ اجر کامل
کہ ہی چار سو حج سے غزوہ مقابل

غرض نکلی سبات کو وہ جماعت
نہ تہی جنکو حج اور غزوہ کی طاقت

ہوئی دل شکستہ وہ بیطاقتی سے
سنی جب فضیلت یہہ حضرت نبی سے

وہین حکم آیا خدای جہان کا
جناب شفیع قیامت کو اب
کہ جو کوئی بھیجی درود مبارک
تیری اوپر ای میرے محبوب نیک
وہ پونہچیگا ایسی ثواب و جزا کو
کیا چار سو بار گویا غزا کو ❖
وہ ہر ایک غزوہ کا رتبہ ہی پایا
عوض چار سو حج کا ہوتا ہے جیسا
کہا بو مظفر نی احوال اپنا
کہ مین اتفاقا رہ کعبہ بھولا
وہین سامنی میری دو شخص آئی
مجھی جادہ راستی پر وہ لائے
کہا مینی تم کون ہو او عزیزو
مجھی اپنی نام و نشان کو بتاؤ
کہا ایک نی خضر ہی نام میرا
یہہ الیاس ہی دوسرا ساتھ والا
پھر اونسی کہا مینی یہہ بھی بتاؤ
کہ دیکھا ہے تمنی رسول خدا کو
بیان خضر والیاس کی حقیقت
کہ کی ہی رسول خدا کی زیارت
کیا عرض پھر مینی ای رہنماؤ
قسم رب غوث کی دیتا ہون تمکو
کہ جو کچھہ جناب نبی سی سنا ہے
بیان کیجیے مجھسی وہ حال کیا ہے
اونہون نی کہا ہمنی ایسا سنا تہا
جناب نبی سی کہ جو یون کہیگا

نفاق اوسکی ہو جائیگا یون روانہ
کہ ہو پاک پانی سی اطراف خانہ

ہیں چار لفظوں کی یہ بھی فضائل
ہوئی ہین باسناد مذکور حاصل

کہ جو کوئی لائیگا انکو زبان پر
در رحمت حق کہولین اوسپہ بیشتر

کہا خضر والیاس نی اور یہ بہی
کہ تقریب اوقات ایسی ہوئی تہی

کہ یمنی کوئی جانب شام سی تہا
حضور حبیب الٰہی مین آیا

کیا عرض اوسنی کہ غمخوار امت
میرا باپ ہے ناتوان کم بصارت

اوسی ضعف پیرانہ سالی ہی لاحق
نہین آپ تک آنی جانی کے لائق

تمہارے ہی پر اوسکو شوق زیارت
دل و جان سی ہی محو ذوق زیارت

کیا ایسا ارشاد محبوب رب نے
کہ تیرا پدر ساتھ شب اسکو پڑہ لے

پڑہی یعنی ان چار لفظوں کو ہر شب
تو بر آئیگا باپ کا تیری مطلب

میسر اوسے خواب مین ہو زیارت
مناسب ہے اب اس خبر کی روایت

غرض اوسنی ارشاد خیر البشر سے
کیا جا کی اظہار اپنی پدر سے

کیا باپ نی اوسکی اسکا وظیفہ ہوا واہ مقبول کیسا وظیفہ
مشرف ہوا وہ حضوریکا سایل ہوا خواب مین اوسکو دیدار حاصل
ہوئی اور مروی یہان یہ روایت کہ راوی نی کی ہی بیان یہ روایت ف٦٦
کہ یعنی اگر محفلو مین تم آؤ دیا اوٹھہ کی تم وہانسی باہر کو جاؤ
کہو اسطرح سی بوقت نشستن پڑہو اور یہہ ہی بہنگام رفتن

بسم اللہ الرحمن الرحیم صلی اللہ علی محمد

موکل کو بہیجیگا وہان رب اکبر رہیگا فرشتہ موکل وہ بہتر
نہ غیبت کسیکی وہان پر کرو تم نہ غیبت تمہارے کرین اور مردم
سنو مومنو یہہ عجایب روایت لکہی دہلوی شیخ نی کیا حکایت ف٦٧
کہ دیکہا تہا کعبہ مین مینی کسیکو بسر کر رہا تہا وہ یون زندگے کو
کبہی تو طواف حرم تہا وہ کرتا صفا اور مروہ مین بہی دوڑتا تہا
تمامی موافق مناسک کے مین حج وہ تہا گرم کوشش خلوص دلی سے
کہ اطراف کعبہ مین جہان تہا آتا رسول خدا پر وہ صلوات خوان تہا

کہا

کہا کہنی والی نی ادمرو نادان ‌ دعائین پڑہا کرتی ہین اور کچھہ یہان
یہان کی لئی سو آئی دعا ہی ‌ بہلا کب یہہ صلوات خوانی کی جا ہی
جواب اوسنی ایسا دیا معترض کو ‌ کہ ہی تو یہی بات کہتا جو ہی تو
ولیکن کہا مینی ہی عہد کامل ‌ کہ صلوات مین کچھہ کرونگا نہ شامل
پڑہی جاوینگا یعنی صلوات اکثر ‌ جناب نبی خاتم المرسلین پر
سبب اسکا یہہ اور ہی یہہ حقیقت ‌ کہ میری پدر کے ہوئی جبکہ رحلت
پس مرگ مینی جو مونہہ اوسکا دیکہا ‌ بشکل حمار اوسکا چہرہ ہوا تہا
مجہی اسطرح کا ہوا دیکہہ کر غم ‌ کہ مین سو گیا غم کی حالت مین اوسدم
میری بخت بیدار نے کی جو یاری ‌ حضوری ہوئی مجہکو حضرت نبی کے
جو مینی وہ پرنور دیدار پایا ‌ بدامان خیر الورا ہات لایا
شفاعت شفیع قیامت کی چاہی ‌ کہ ہو باپ پر میرے فضل الہی
سبب ایسی جرم و خطا کا بہی پوچہا ‌ کہ اسکی لئی موجب مسخ کیا تہا
کہا مجہکو حضرت نے ارشاد ایسا ‌ کہ سود و ربا باپ تہا تیرا کہاتا

خورندہ غرض سود کا جو کوئی
جزا و سزا اوس لشکر کی یہی رہی

مگر وقت خفتن بورد مقرر
درود ایکسو بار پڑہتا تہا مجہہ پہ

سو اسکی سبب سے بحال مصلی
ہولی ہی شفاعت مشفع نبی سے

زبان مبارک سی مژدہ یہہ سنکی
ہوا جلد بیدار خواب گران سی

جو موہنہ کھولکر باپ کا اپنی دیکھا
شب چاردہ کا وہ گویا قمر تہا

غرض قبر مین ہے یس دفن میت
سنی ہاتف غیب سی یہہ بشارت

کہ یہہ باپ تیرا جو صلوات خوان تہا
رسول خدا پر تحیت رسان تہا

یہہ اوراد صلوات کا ہی سبب ہے
کہ یہہ ہو گیا مورد لطف رب ہے

کیا لکہنی والون نے مرقوم ایسا
کہ ایک مرد صالح کسی شہر مین تہا

ہوئی تیس قرض دینار اوپر
ہوا اس سبب سی وہ حیران مضطر

یہانتک ہوا اوسکی اوپر تقاضا
کہ دار القضا تک یہہ قرض پہنچا

کہا اوسی قاضی نی ای نیک طینت
تجہی مین مہینی کی دیتا ہون مہلت

مہینی مین تو قرض اپنا ادا کر
یہہ بار گران رکہہ نہ گردن کی اوپر

غم

عرض مرد صالح بدرگاہ باری ہوا گرم اظہار فریاد و زاری
وسیلہ درود مبارک کا کرکے وہ خواہان مطلب تہا درگاہ رب سے
بورد درود اور آہ و فغان مین بسر اوسنی کین بہت ساری راتین
شب بست ہفتم وہ کیا دیکھتا ہے کہ اوس سی کوئی شخص یون کہہ رہا ہے
کہ ہی تیری اوپر جو قرض نمایان کیا حق تعالی نی یون اسکا سامان
کہ وہ جو وزیر ابن موسے علی ہی تیری قرض کے اوسپہ تنخواہ کی ہی
علی ابن موسے سی جاکی بیان کر کہ ہی تجھکو حکم جناب پیامبر
کہ دی تیس مجھکو دینار اسدم یہی حکم کرتی ہین سرور عالم
یہہ کہتا ہی صالح کہ جب خواب دیکھا تو بس خورم و شادمان ہوکی چونکا
مگر دلمین میرے یہہ تشویش آئی کہ جو مجھسی وہ شخص مانگی گواہی
تو پہر کسکو لاؤنگا بہر صداقت صداقت نہوگی تو ہوگی ندامت
اسی فکر مین دوسری رات آئی ہوئی پہر رسول خدا تک رسائی
کیا اول شب تہا ارشاد جیسا کیا دوسری رات بہی حکم ویسا

نہی پہر ہوئی فکر راہ صداقت ۔۔۔ کہ ہی کون میرا گواہ صداقت
کہون کیا کہ پہر تیسری رات بہی وہ ۔۔۔ وہی حال پایا وہی خواب دیکہے
کیا پہر بہی حضرت نے ارشاد مجکو ۔۔۔ گیا کیون نہین ابن موسے تلک تو
کیا مینی معروض سلطان دین سے ۔۔۔ جناب نبی رحمت العالمین سے
کہ مین ہون نشان و علامت کا خواہان ۔۔۔ کہ روی صداقت ہو جسسے نمایان
جناب حبیب خدا نی یہہ سنکر ۔۔۔ یہہ فرمایا ہو آفرین تیری اوپر
کہ تو ہی نشان و علامت کا طالب ۔۔۔ قبول سخن پر صداقت کا طالب
اگر تجہسی پوچہی علامت بتاوے ۔۔۔ ہمارطرف سے یہہ اوسکو بتاوے
کہ ای ابن موسے یہ ہی تیری عادت ۔۔۔ کہ ہوکر نماز سحر سی فراغت
یہانتک کہ خورشید نکلی فلک پہ ۔۔۔ درود مبارک تو اوٹہتا ہے پڑہ کر
معین ہے کی ہی یہ تعداد و عدت ۔۔۔ ہزار ایک پڑہتا ہے تو پانچ نوبت
اس اوراد کی وقت ای ابن موسے ۔۔۔ کلام و سخن تو نہین اور کرتا
یہ ہدیہ جو تو بہیجتا ہے جاوے وان ۔۔۔ بجز عالم الغیب سب سی نہان ہے

زیادہ خبردار ہین اس عمل سے کہ ہین کاتب خیر و شر وہ فرشتے
کہا مرد صالح نی جسوقت معنے ملاقات کی ابن موسی سے جا کی
سبہی حال و احوال جو خواب کا تہا بتفصیل و تشریح اوسکو سنایا
ہوا شاد و خورم وہ سن اس خبر کو ہوا میر امداح اور آفرین گو
اوسیوقت وہ نقد دینار لایا کہ لی جلد کر تو ادا قرض اپنا
دیی اور بہی مجہکو دینار اوسنی کہ ہم وزن دینار اول سی تہے وہ
کہا یہہ جو مین تجہکو دینار دیتا یہہ نفقہ وظیفہ سمجہہ اپنی گہر کا
سہ بارہ دیی اور دینار مجہکو کہ دینار اول سی تہی ہم ترازو
کہ کر اسی حاصل متاع تجارت کہ ہو تجہکو روزی بعینی فراغت
قسم اور مجہکو یہہ اوسنی دلائے کہ ثابت رہی شیوہ آشنائے
اگر تجہکو حاجت کوئی پیش آوے مناسب ہے تو مجہکو اکر سناوے
غرض وہ جو دینار اول دئی تہے گیا پاس قاضی کی مین اونکو لیکے
سبہی مینی بہی قصہ اپنا سنایا پہر اوسنی میری مدعی کو بلایا

کہا اسکی ذمہ جو ہی قرض تیرا ادا مین کرونگا یہ ذمہ ہی میرا
سنا جبکہ قاضی سے بہی مدعی نے کہا قرض مین بخشتا ہون خوشی سے
وہ قاضی نے جو لا رکھی تھی دینار کہا یہ خدا کے رضا کی لئی ہی
اب انکو بہی او مرد صالح اوٹھالے تجھی بخشتا ہون براہ خدا لے
بیان کیجئی اور کیا کیا فضایل کہ ہوتی ہین صلوات سے جو اسی حاصل
کوئی وقت ہو کوئی حال لاحق ہر اوقات مین یہ ہے اوراد لایق
خصوص شب جمعہ صلوات پڑہنا درود اور تسلیم ابلاغ کرنا
دیا روز آدینہ حضرت نبی نے سلام اور صلوات کرنا مقرر
فضایل ہین ہے اور روزون سے بہتر مراتب مین افضل مدارج مین اکبر
شرافت جو اس روز شب کے لئی ہے ثبوت اوسکا اخبار و آثار سے ہی
درود و روایت یہان اور بہی ہین ثبوت کلام جناب نبی ہی
کہ کہتی تہی یون ہین دنیا کی سرور کہ اس دن پڑہو مجھ پہ صلوات اکثر
کہ اوسکو یہ تخصیص لاتی ہین مجھ تک میری سامنی عرض کرتی ہین بیشک

تو میں خیر کی تمکو دیتا دعا ہون گناہونکی بہی مغفرت چاہتا ہون
روایت میں ہی اور اسطرح آیا کہ ارشاد ہی خاتم انبیا کا
کہ تم روز آدینہ ای مومنو جب درود اور صلوات کو بہیجتی ہو
گذر اوسکو ہوتا ہی عرش برین پر نہیں عرش سی اوسکا مسکن فروتر
فرشتی یہہ آپسمین کہتی ہین یارو تم اس پڑہنی والی پہ صلوات بہیجو
ہوا یہ بہی اہل فضایل سے مروی فضیلت شب جمعہ کی یہ بیان کی
کہ کیا ہی خصوصیت اس رات کی ہی کہ اس رات تسلیم مین جو کوئی ہی
جواب اوسکو دیتی ہین سردار عالم بنفس نفیس و بذات مکرم
کیا یہ بہی مرقوم علماء دین نے کتاب حدیث شریف نبی سے
کہ حضرت نے ارشاد ایسا کیا ہے کہ یہہ صفت یعنی شب جمعہ کا ہی
کہ اس شب مین جو کوئی بندہ خدا کا درود ایک سو بار مجہہ پر پڑہیگا
تو سو حاجتین اوسکی ہووینگی آسان مگر اوسکی تفصیل کا ہی یہہ عنوان
کہ پائیگا ستر وہ حاجات دنیا رہین تیس باقی وہ مین بہر عقبے

یہان اور بھی ہے درود روایت
کہ ہے روز آدینہ کی یہ فضیلت
کہ درود درود اسمین جو یون گنیگا
ہزار ایک اس روز یعنی پڑھیگا
نباندھیگا دنیا وہ رخت رحلت
نہ دیکھیگا جب تک مکان اپنا جنت
شب و روز آدینہ مین جو ہین فضائل
کہ صلوات خوانی سے ہین مومن حاصل
اسیطرح فاضل دوشنبہ کی شب ہے
حصول مراتب کا عالی سبب ہے
ہوئی اور یون ایک وارد روایت
کہ ہے پنجشنبہ کو بھی یہ فضیلت
کہ جو کوئی سو بار صلوات گن کر
پڑھیگا جناب رسول خدا پر
کبھی وہ نہ محتاج و مفلوک ہوگا
نہوگا وہ مفلوک و محتاج ہوگا
کدھر ہین وہ دیدار حضرت کے طالب
کہان ہین وہ مشتاق حسن مطالب
کہ سنلین جسے اس کلام و بیانکو
کرین اس بیان پر فدا اپنی جانکو
کہ بعد حصول و وصول زیارت
لکھی ہے درود مبارک کی کثرت
نہین کوئی مومن زمانہ مین ایسا
کہ مشتاق دیدار حضرت نہوگا
بس اب لازم وقت ہے مومنون پر
درود اور صلوات کا ورد اکثر

زرا اور بہی خامۂ پرعنبر زنو
خداوند اکبر کا ارشاد سن لو

صلو علیہ وآلہ

خدای جہان بادشاہ جہان ہے
پناہ زمین و پناہ زمان ہے
ملایک کواکب کا جن و بشر کا
وہ خلاق و معبود و روزی رسان ہے
دئی اپنی محبوب کو وہ مراتب
کہ تعریف سے جسکی قاصر زبان ہے
کہا مومنونسی کہ یہ حکم سن لو
نبی پر خدا اوسکا صلوٰۃ خوان ہے
ملایک بہی ہین اوسکو تسلیم کرتے
وہ ایسا نبی میرا باعز و شان ہے
سلام اور صلوات تم بہی تو بہیجو
یہ حکم خدا تمکو ای مومنان ہے
بس اب مومنون کا فی خستہ جان ہے
یہی حرز جان اور ورد زبان ہے
سلام و صلوٰۃ و درود و تحیت
نثار جناب شفیع قیامت

قطعہ تاریخ اختتام تصنیف

خیابان فردوس جب لکھ چکا میں
ہوئی سال تاریخ کی فکر مجھکو
عجب مصرعۂ سال تاریخ پایا
بہار خیابان فردوس دیکھو
۱۲ ۶۰